سوال

(39) بغیر وضو قرآن مجید ہاتھ میں لے کر پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بغیر وضو قرآن مجید ہاتھ میں لے کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کتاب (یعنی خط) میں جس کو جناب حضرت رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوائی تھی من جملہ اور احکام کہ یہ بھی تحریر کیا گیا تھا کہ ''لا یمس القرآن طاہر'' یعنی طہارة وپاکی وضو کے بغیر کوئی آدمی قرآن کریم نہ چھوئے اس حدیث کو امام مالک نے مرسل روایت کیا ہے لیکن نسائی اور ابن حبان نے موصول ذکر کیا ہے اگرچہ حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے بلوغ المرام میں نسائی کی روایت کے متعلق ''انہ معلول'' کہا ہے یعنی یہ حدیث معلول ہے یعنی لیکن اس میں علت ہے اس کے شارح صاحب سبل السلام فرماتے ہیں کہ مصنف نے اس حدیث کو معلول اس لیے کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن داود ہیں اور مصنف اس کو وہم کی وجہ سے سلیمان بن داود الیمانی سمجھ بیٹھے ہیں۔ سبل السلام ج ۱ ص ۷۰.

(جو اتفاقاً ضعیف ومتروک ہے) لیکن اس سند میں سلیمان بن داود یمانی نہیں ہیں بلکہ سلیمان بن داود خولانی ہیں جو ثقہ ہیں اس پر ابوزرعہ نے ثنا کی ہے اور اسی طرح حافظ حاتم اور عثمان بن سعید اور دوسرے حفاظ حدیث میں سے ایک جماعت نے بھی اس پر ثنا کی ہے یعنی اس کی توثیق کی ہے لہذا یہ علت حدیث کی سند میں نہ رہی اور سند قابل اعتماد بن جاتی ہے جاننا چاہیئے کہ اس کتاب (یعنی جو عمرو بن حزم کے لیے آنحضرت ﷺ نے تحریر کروائی تھی) کے متعلق حفاظ حدیث میں اختلاف ہے لیکن محققین نے اس کتاب کو قبول کیا ہے۔

علامہ مبارکپوری تحفة الاحوذی میں فرماتے ہیں:

((قال ابن عبد البر أنه أشبه المتواتر لتلقی الناس له بالقبول))

''یعنی ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ یہ کتاب متواتر کے مشابہ ہے کیونکہ لوگوں نے

اسے قبولیت سے لیا ہے۔''

((وقال یعقوب ابن سفیان'' لا أعلم کتابا أصح من هذا الکتاب فإن أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین یرجعون الیه ویدعون رایهم))

''یعنی مشہور محدث یعقوب بن سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے اس کتاب سے زیادہ صحیح کتاب کا علم نہیں (یعنی یہی زیادہ صحیح کتاب ہے۔) کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اورتابعین بھی اس کتاب کی طرف رجوع کرتے تھے۔ (یعنی احکام کے سلسلہ میں) اوراس کے وجہ سے اپنی رائے کو بھی چھوڑدیتے تھے۔''

اس سے معلوم ہواکہ یہ کتاب صحیح ہے :

((وقال الحاکم قدشاہد عمر بن عبدالعزیزواِمام عصرہ لازہری بالصحیحۃ بہذاالکتاب))

''اورمشہور محدث امام حاکم فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی صحت پر حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ راشداوراپنے عصر کے امام مشہور محدث زہری شہادت دے چکے ہیں۔''

خلاصہ کلام !اراجح یہی ہے کہ یہ کتاب صحیح ہے اوریہ کتاب آنحضرت ﷺ نے عمرو بن حزم کےلیے لکھوائی تھی اوراس میں یہ حکم موجود ہے کہ قرآن مجید کو طہارت (وضو) کے بغیر مس نہ کیا جائے اس کی مئویداوربھی حدیثیں ہیں۔ مثلاطبرانی ، صغیر وکبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

((وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایمس القرآن اِلاطاہر)) ذکراالہیثمی فی مجمع الزوائد(۱/۲۷۶).

''یبشک حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ مس نہ کرے قرآن کو مگرظاہر

(پاک وضوسے)''

اورہیثمی مجمع الزوائدمیں فرماتے ہیں کہ :

((ورجالہ موثقون)) (المجمع جلد نمبر ۱)

اس حدیث کے سب راوی پختہ ہیں اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

((قال عثمان بن ابی العاص وکان شابا : وفدنا علی رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدونی أفضلہم أخذاللقرآن وقد فضلتہم بسورۃ البقرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدامرتک علی أصحابک وأنت أصغرہم ولاتمس القرآن اِلاوأنت طاہر)) ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد(۱/۲۷۷).

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان العاص

رضی اللہ عنہ نے کہاکہ ہم حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس وفدکی صورت میں آئے پھر ہمارے ساتھیوں نے محسوس کیاکہ میں ان سے زیادہ قرآن لے سکتا ہوں یالے چکا ہوں اورمیں ان سے پہلے سورہ بقرہ کو حاصل کرنے کی فضیلت پاچکا تھاپھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایاکہ میں نے تجھے تمہارے ساتھیوں کاامیر بنایاہے (یعنی تمہارے زیادہ قرآن کے حصول کی وجہ سے) (گو) تم ان سے چھوٹے ہواورقرآن کو طہارۃ کے بغیر مس نہ کرنا۔''

ہیثمی مجمع الزوائد جلد نمبر 1 میں فرماتے ہیں :

((رواہ الطبرانی فی الکبیر))

''یعنی یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں ذکر کی ہے :

((وفیہ اسمعیل بن رافع ضعفہ یحیی بن معین والنسائی وقال البخاری مقارب الحدیث .))

''یعنی اس حدیث کی سند میں ایک راوی بنام اسمعیل بن رافع واقع ہیں جس کو یحی بن معین اور نسائی نے ضعیف کہا ہے ۔ ''

اورامام بخاری فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں اوران کا حال حدیث میں ثقاہت کے قریب ہے حافظ ابن حجر تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں کہ ''ضعیف الحفظ ''یعنی یہ راوی حافظہ کا کمزور تھا۔ اس سے معلوم ہواکہ ی راوی صدوق ہے اورشدید مجروح نہیں ہے بلکہ جن محدثین نے ان کو کمزور کہا ہے وہ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے نہ کسی اوروجہ سے لہذاایسے راوی سے متابعات وشواہد میں کام لیا جاسکتا ہے چونکہ اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث گزرچکی ہے جس کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں توحدیث جس کی سند کا راوی ضعف کا حامل ہے اس کی مؤید بن جائے گی۔

ویسے بھی قرآن حکیم شعائراللہ میں سے ہے اوراللہ تبارک وتعالی نے قرآن حکیم میں شعائراللہ کے متعلق فرمایاہے کہ :

یُعَظِّمْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ٣٢ (الحج:٣٢)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شعائراللہ کی تعظیم کرنادلوں کی تقوی میں سے ہے لہذاقرآن مجید کی عظمت وعلوشان بھی اس کا متقاضی ہے کہ اس کو بغیر طہارۃ لے کرنہ پڑھا جائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 243

محدث فتویٰ